www.nafseislam.com

رمضان کی فضیلت

ماہ رمضانُ المبارک

رمضان شریف۔ یہ اسلامی سال کا نواں مہینہ ہے۔ اللہ عزوجل نے ہمیں اس ماہِ مبارک میں عظیم نعمتوں سے سرفراز فرمایا اس کی ہر ساعت رحمت بھری ہے۔ اس مہینہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر، اور فرض کا ثواب ستر گنا کر دیا جاتا ہے۔ اس ماہ میں مرنے والا مومن سوالاتِ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

فضائل رمضان المبارک

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب رمضان آتا ہے آسمان، رحمت، جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ آقا کا فرمانِ عالی شان ہے کہ رمضان آیا یہ برکت کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیئے۔

(بخاری، مسلم، نسائی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنّت ابتدائے سال سے سال آئندہ تک رمضان کیلئے آراستہ کی جاتی ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو جنّت کے پتوں سے عرش کے نیچے

ایک ہوا حُورِ عین پر چلتی ہے۔ وہ کہتی ہے اے رب تو اپنے بندوں سے ہمارے لئے ان کو شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔ (بیہقی)

حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے؟ تو میری امت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔ (بہار، ابن خزیمہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ کسی بندہ کی طرف نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہ دیگا اور ہر روز دس لاکھ کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیئے گئے ان کے مجموعہ کے برابر اس ایک رات میں آزاد کرتا ہے۔ (بہار شریعت بحوالہ اصبہانی)

اگر کوئی بلا عذر رمضان کا روزہ نہ رکھے تو بادشاہِ اسلام کو چاہیئے کہ اسے قتل کرادے۔

فضائل روزہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لئے رمضان کا روزہ رکھے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازہ کا نام ریان ہے۔ اس دروازہ سے وہی جائیں گے جو روزہ رکھتے ہیں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو تک دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت ایک اپنے رب سے ملنے کے وقت۔ اور روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ عزّوجل کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ سپر ہے۔ اور جب کسی کے روزہ کا دن ہو تو بیہودہ نہ بکے اور نہ چیخے۔ پھر اگر کوئی اس سے گالی گلوج کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور فرما دے گا۔ (ترمذی ونسائی وغیرہما)

افطار کرنے و کرانے کی فضیلت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر دن میں وعظ فرمایا اور ارشاد فرمایا جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور اس افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے اجر میں سے کچھ کم ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ

یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم میں کا ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کرائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خرما یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (بیہقی شعب الایمان)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے تو رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرئیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ (طبرانی کبیر)

سہل ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی)

سحری کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

(طبرانی اوسط)

اعتکاف

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے۔

(بخاری ومسلم)

حضرت امام عالی مقام نواسۂ رسول سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کر لیا تو ایسا ہے کہ جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔ (بیہقی)

اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر سنت ترک کر دیں تو سب سے مطالبہ ہوگا۔ اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے۔

(بہار، درمختار، عالمگیری)

تراویح کا بیان

تراویح مرد وعورت سب کیلئے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔ اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مداومت فرمائی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی پڑھی اور اسے پسند فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ارشاد فرماتے ہیں کہ جو رمضان میں قیام کرے (نوافل وسنن پڑھے) ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لئے، اس کے گذشتہ سب صغائر گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ پھر اس اندیشہ سے کہ امت پر (تراویح) فرض نہ ہو جائے ترک فرمائی۔ پھر سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا۔ یا کوئی تنہا پڑھ رہا ہے کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں۔

فرمایا میں مناسب جانتا ہوں کہ سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں تو بہتر ہو۔ سب کو ایک امام اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکٹھا کر دیا۔ پھر دوسرے

دن تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا
نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ۔ (مسلم وغیرہ)

تراویح بیس ۲۰ رکعتیں ہیں۔ اس کا وقت فرض عشاء کے بعد طلوعِ فجر تک ہے۔
تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنّت مؤکدہ ہے اور دو ۲ مرتبہ فضیلت اور تین ۳
مرتبہ افضل ہے۔ (بہار، درمختار)

تراویح میں جماعت سنّت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے
تو سب گنہگار ہوں گے ــــــ رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ
افضل ہے جب کہ عشاء کی جماعت میں شریک رہا ہو۔

اگر کسی وجہ سے ختم نہ ہو تو سورتوں کی تراویح پڑھیں اور اس کیلئے بعضوں
نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے آخر تک دو بار پڑھنے میں بیس ۲۰ رکعتیں
ہو جائیں گی۔ (عالمگیری)

شبِ قدر شب قدر کی فضیلت قرآن و سنّت سے صراحۃً ثابت ہے۔
اس رات کی عبادت ان ہزار مہینوں کی عبادتوں سے افضل ہے جو شب قدر سے خالی
ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ
شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ
رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ قف هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ
الْفَجْرِ ۝٥

یعنی ـــــ بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا، اور تم نے کیا جانا کیا ہے شب قدر؟ شب قدر ہزار مہینوں سے افضل، اس میں فرشتے اور جبرئیل اترتے ہیں۔ اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے۔ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔ (کنزالایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایمان ویقین کے ساتھ روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شب قدر میں ایمان ویقین کے ساتھ (یعنی ثواب کی امید سے) قیام (یعنی نوافل، تلاوت، ذکر، درود، دعا د استغفار) کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مہینہ تم میں آیا ہے۔ اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے تو جو شخص اس کی برکتوں سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا۔ اور نہیں محروم رکھا جاتا ہے اس کی بھلائیوں سے مگر وہ جو بالکل بے نصیب ہو۔ (ابن ماجہ)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں (مثلاً اکیسویں ۲۱، تیئسویں ۲۳، پچیسویں ۲۵، ستائیسویں ۲۷، انتیسویں ۲۹) میں (شب قدر کو) تلاش کرو۔ (بخاری)

انھیں سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

پوچھا کہ یا رسول اللہ! اگر مجھ کو شبِ قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ دُعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ (ترمذی)

حضرت ابی بن کعب و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و اکثر ائمہ کا قول ہے کہ شبِ قدر ستائیسویں شب ہے۔ (صاوی)

صاحب مدارک التنزیل علامہ عبداللہ بن احمد نسفی لیلۃ القدر کی تعیین کے سلسلے میں ۲۷ ستائیسویں شب کو ترجیح دیتے ہوئے اس سِلسلے میں قائم اللیل امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنّا سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شبِ قدر کے سلسلے میں حلفیہ فرماتے تھے کہ وہ رمضان کی ستائیسویں ہی شب ہے اور اسی پر جمہور کا عمل ہے۔ (مدارک التنزیل)

الفاظِ قرآن سے بھی اس طرف اشارہ ملتا ہے۔ مثلاً سورۃ القدر میں "لیلۃ القدر" تین جگہ ارشاد ہوا اور "لیلۃ القدر" میں نو حروف ہیں۔ تینوں لیلۃ القدر کے حروف شمار کرنے سے ستائیس ہوتے ہیں (۹ × ۳ = ۲۷)

روایات کے پیشِ نظر پورے عشرہ اواخرِ رمضان میں نوافل و استغفار کی کثرت رکھے بالخصوص طاق راتوں میں اس کا ضرور اہتمام کرے۔ اگر پوری رات عبادت و تلاوت کیلئے جاگنا ممکن نہ ہو تو نمازِ عشاء جماعت سے پڑھ کر سو جائے پھر اخیر شب میں اٹھ کر عبادت و تلاوت اور ذکر و درود شریف میں مشغول رہے اور نمازِ فجر جماعت سے ادا کرے۔ ان راتوں میں جاگ کر سیر و تفریح اور ہنسی مذاق میں ضائع کرے

مروی ہے کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام کے
ساتھ وہ فرشتے بھی اترتے ہیں جو سدرۃ المنتہیٰ پر رہنے والے ہیں۔ اور وہ اپنے
ساتھ چار جھنڈے لاتے ہیں، ایک جھنڈا گنبدِ خضریٰ پر نصب کرتے ہیں، ایک
بیت المقدس کی چھت پر، ایک مسجد حرام کی چھت پر نصب کرتے ہیں۔ اور ایک طور سینا
کے اوپر۔ اور ہر مومن مرد وعورت کے گھروں میں تشریف لے جاتے ہیں اور انہیں
سلام کہتے ہیں۔ اس رحمت سے شرابی، قاطعِ رحم (یعنی اپنے رشتہ داروں اور دینی
بھائیوں سے بے توجہی برتنے والے) اور سود کھانے والے محروم رہتے ہیں۔

(صاوی شریف)

اس سورہ مبارکہ میں روح سے مراد یا تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ہیں
یا فرشتوں کی ایک مخصوص جماعت یا فرشتوں کے علاوہ کوئی دوسری مخلوق، یا اولادِ
آدم کی رُوحیں، یا حضرت عیسیٰ مسیح فرشتوں کے ساتھ، یا عرش اعظم کے نیچے رہنے
والا عظیم الخلقت فرشتہ کہ اس کا کام زمین کے ساتویں طبقے میں ہے۔ اس فرشتے
کے ستّر ہزار سر ہیں اور ہر سر دنیا سے بڑا ہے۔ ہر سر میں ستّر ہزار چہرے ہیں اور
ہر چہرے میں ستّر ہزار منہ، اور ہر منہ میں ستّر ہزار زبان۔ ہر زبان سے اللہ
تبارک وتعالیٰ کی بہ ہزار نوع تسبیح وتحمید وتمجید بیان کرتا ہے اور ہر زبان کی ایک
مستقل لغت ہے جو دوسری لغت کے مشابہ نہیں۔ جب وہ تسبیح کے لئے اپنا منہ
کھولتے ہیں تو ساتوں آسمان کے فرشتے سجدے میں گر پڑتے ہیں اس خوف سے کہ
کہیں اس کے منہ کے نور کی تابانی انہیں جلا نہ دے۔ وہ عظیم الخلقت فرشتہ صبح وشام
اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا رہتا ہے۔ یہ مبارک فرشتہ بھی شبِ قدر

کی بزرگی وعظمت کے سبب نزول اجلال فرماتا ہے اور امتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے روزہ دار مرد وعورت کی اپنے تمام مونہوں سے طلوعِ فجر تک مغفرت ورحمت کے لئے دعا کرتا رہتا ہے۔ (صاوی شریف)

نمازِ شبِ قدر

جو اس رات میں چار رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ، سورۃ قدر ایک مرتبہ اور سورۃ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھے تو اس نماز کا پڑھنے والا گناہوں سے ایسا صاف ہو جاتا ہے کہ گویا آج ہی پیدا ہوا اور اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ جنّت میں ہزار محلّات عطا فرمائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی ستّائیسویں رمضان کو چار رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ قدر تین مرتبہ اور سورۃ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے اور بعد سلام سجدہ میں جا کر ایک مرتبہ یہ پڑھے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

پھر جو دعا مانگے قبول ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو بے انتہا نعمتیں عطا کرے گا اور اس کے کل گناہ بخش دے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

www.nafseislam.com